Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (July-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Qur'anic Prophecies: An Exploratory Study on the Aspects of Good and Evil and their Consequences

قرآنی پیشن گوئیاں: خیر اور شر کے پہلوؤں اور ان کے نتائج پر تحقیقی مطالعہ

Hafiz Muhammad Abdullah
Doctoral Candidate Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University Lahore / SST, WAPDA Inter College Mangla Dam Mirpur AJK
hafizmuhammadabdullah53@gmail.com,
https://orcid.org/0009-0001-7167-8164

Muhammad Naimat Ullah
Doctoral Candidate Islamic Studies, Division of Islamic and Oriental Learning, Lower Mall Campus, University of Education, Lahore / Librarian, Govt. Mines Labour Welfare Boys Higher Secondary School, Makerwal Mianwali
muhammadnaimatullah53@gmail.com,
https://orcid.org/0009-0004-9412-1686

Farida Noreen
Lecturer Arabic, Himayat-e-Islam Degree College for Women, 119-Multan Road Lahore
faridanoreen53@gmail.com,
https://orcid.org/0009-0009-5486-4510

Abstract

The term "Prophecy" carries the literal meaning of unveiling future events or foretelling occurrences in advance. In Islamic terminology, "Khair" translates to "goodness and virtuous deeds," aligning with the belief that everything within the realm of Allah's religion is inherently good, while that which lies outside this religious domain is deemed "evil." This perspective encompasses not only Islam but extends to encompass all world religions, systems of life, and codes

CC BY

of conduct, portraying them as diverse manifestations of evil in the eyes of Allah. Within the Holy Qur'an, the Surah Yusuf recounts the revelation of a dream followed by its interpretation, constituting a form of prophecy. This prophetic tradition serves the purpose of both informing and cautioning believers, intending to guide them away from actions and endeavors contrary to the divine commands of Allah Ta'ala. It is noteworthy that certain prophecies may carry an undertone of apprehension, emphasizing the significance of steering clear of actions that evoke fear and dread. This exploration delves into the profound meanings of prophecy, goodness, and evil within the context of the Holy Quran. It prompts an examination of whether positive elements are inherent in all Quranic prophecies and seeks to unravel the underlying objectives embedded in these sacred predictions. Delving into these themes provides a deeper understanding of the purposeful nature of foretelling in the Islamic tradition, shedding light on the intricate relationship between prophecy and the ethical guidance offered by the Holy Quran.

Keywords: Prophecy, Khair, Islam, Quranic Predictions, Ethical Guidance

تمہید

پیش گوئی کا لغوی مفہوم آئندہ کی خبر دینا، کسی واقعہ کے بارے میں پیشگی مطلع کرنا ہے۔ خیر کے معنی ہیں: ”بھلائی اور نیکی کے کام“ خیر اللہ کا دین ہے جو محمد ﷺ کے ذریعہ اُمتِ مسلمہ کو ملا ہے۔ دینِ اسلام کے علاوہ دنیا کے جتنے ادیان اور جتنے قوانینِ زندگی ہیں وہ سب کے سب اللہ کی نگاہ میں شر کی مختلف شکلیں ہیں۔ قرآن حکیم میں سُورۃ یوسف میں خواب کا آنا پیشین گوئیوں کی ہی قسم ہے اور پھر اس کی تعبیر کا بتانا خیر ہی ہے۔ خواب میں آپ کو اشارہ سے کچھ معلومات فراہم کر دی جاتی ہے مگر سمجھنے کے لیے آپ کو اس کے علم رکھنے والے کا سہارا کی ضرورت ہوتی ہے خواب کے علم رکھنے والا پیشین گوئی کو سمجھتے ہوئے خیر کے لیے ملنے والا پیغام کو واضح کرتا ہے۔ اسی حوالے سے آپ ﷺ کا ارشاد کریم ہیں کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”یہ کہ اللہ کریم تمہارے ہاتھ پر اور تمہارے ذریعہ کسی ایک شخص کو ہدایت دے دے تمہارے لئے اس ساری کائنات سے بہتر ہے جس پر آفتاب طلوع ہوتا اور غروب ہوتا ہے“۔[1]

CC BY

پیش گوئی کرنے کا مقصد اطلاع اور وارننگ ہوتا ہے تاکہ لوگوں میں جو حرکات وسکنات اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف ہیں وہ ان سے باز آجائیں۔ بعض پیش گوئیوں میں ڈر اور خوف کا پہلو ہوتا ہے۔جب بھی عذاب الٰہی انبیاء علیہم السلام کے زمانوں میں آنا تو لوگوں کو پیشگی بتادیا جاتا تاکہ وہ اپنی مکروہ حرکات سے باز آجائیں جبکہ لوگ اُلٹا انبیاء کا تمسخر اڑاتے اور غلط کاریوں سے نہ رکتے نتیجتاً عذاب الٰہی کا شکار ہو جاتے۔

پیش گوئی کا لغوی مفہوم

آئندہ کی خبر دینا۔[2] کسی واقعہ کا قبل از وقت بیان کرنا۔[3] عمل پیش گفتن۔ حدس فال بد یا خوب زدن۔[4] نبوّۃ، تنبؤٌ، اخبار بالمستقبل۔[5] انگریزی زبان میں پیش گوئی کے لئے Prediction، Prophecy، Foretell وغیرہ استعمال ہوئے ہیں۔ کسی چیز کے وقوع سے قبل ہی اسکی خبر دے دینا پیش گوئی کہلاتا ہے۔ اللہ رب العزت اپنے انبیاء ورسل کو بذریعہ وحی بعض غیبی امور کی اطلاع دیتے ہیں تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ اس امر کا تعلق عالم غیب سے ہے۔ سچی پیش گوئیاں علامات نبوت میں سے ہیں۔ لہٰذا انبیاء کی پیش گوئیوں کو ماننا اور ان پر ایمان لانا کسی بھی شخص کے ایمان کا معیار بھی ہے۔

قرآن حکیم سے خیر وشر کے مفہوم

خیر کے معنیٰ بھلائی کے کام ہیں۔ خیر سے مراد اللہ کا وہ نظام زندگی ہے جو محمد ﷺ کے ذریعہ اُمتِ مسلمہ کو ملا ہے۔ جبکہ شر کے معنیٰ ہیں بدی کے کام ہیں۔ شر کا تعلق شیطانی امور سے ہے جو انسانی زندگی کو مختلف برائیوں سے زوال کی طرف لے کر جاتا ہے۔ خیر اور شر ایک دوسرے کے متضاد اور مخالف الفاظ ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں خیر اخلاق حسنہ کو کہتے ہیں جسکا ثمر محبت و خلوص ہے تو شر اخلاق رزیلہ کو کہتے ہیں۔ جسکا انجام نفرت اور بدنیتی ہے۔ قرآن نے جو ضابطہ اخلاق دیئے ہیں وہی خیر ہے، اور دنیا نے جو ضابطے مقرر کیے ہیں وہی شر ہے۔ دنیا کو خیر وشر کی آگاہی دینا اُمت مسلمہ کا فرض ہے۔ اُمت محمدیہ کے لیے خیر وشر کا پیمانہ اللہ کا دین ہے۔ جو کچھ اللہ کے دین میں ہے وہ خیر ہے اور جو اللہ کے دین سے باہر ہے وہ 'شر' ہے۔ اللہ کے دین کی طرف یہ آیت بھی بتاتی ہے کہ

> كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝[6]
>
> "ہو تم بہترین امت جو ظاہر کی گئی ہے لوگوں (کی ہدایت) کے لیے تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب تو یہ بہتر ہوتا ان کے لیے بعض ان میں سے مومن ہیں اور زیادہ ان میں سے نافرمان ہیں"

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اور کئی مقامات پر شر کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں شر کے الفاظ دعائیہ کلمات کے لیے استعمال ہوئے ہیں یعنی اللہ کی خلقت، اندھیری رات، گرہوں پر پھونکنے والی عورتیں، حاسدین، خناس کی طرف سے دلوں میں وسوسے، جنوں اور انسانوں کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کی ہے۔

CC BY

مولانا مودودی تفسیر تفہیم القرآن میں سورۃ الفلق کی تفسیر میں خیر اور شر کے متعلق لکھتے ہیں کہ

> ”شر کو پیدا کرنے کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی گئی، بلکہ مخلوقات کی پیدائش کی نسبت اللہ کی طرف اور شر کی نسبت مخلوقات کی طرف کی گئی ہے۔“[7]

تفسیر فیوض القرآن میں ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی نے سورۃ الفلق کی تفسیر میں خیر وشر کی تعریف بیان کی ہے۔

> ”کسی شے کا غلط استعمال شر ہے۔ مفسرین نے شر سے مخزن شر ابلیس بھی مراد لیا ہے بہر حال خیر وشر کی سب سے بہتر تعریف یہ ہے کہ جس کا حکم اللہ اور اس کا رسول دیں، وہ خیر ہے جس سے منع فرمائیں وہ شر ہے۔ اسی کی مدد شامل حال ہو تو انسان غلط کاریوں سے بچ سکتا ہے۔“[8]

قرآنی پیشن گوئیوں میں خیر

قرآنی پیشین گوئیاں صداقت پر مبنی ہوتی ہیں جو بھلائی کی طرف لے کر جاتی ہیں اس لیے انسان کے لیے بہتر ہے کہ وہ اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔ ابو محمد عبد الحق حقانی لکھتے ہیں کہ اصلی خواب جس کو رویا صادقہ کہتے ہیں۔[9]

خیر کی پیشین گوئیاں صداقت پر مبنی ہوتی ہے حضرت یوسف علیہم السّلام نے قیدیوں کو تبلیغ کرتے ہوئے اسکی تعبیر بتائی اور پھر ویسے ہی ہوا جیسا آپؑ نے اُن کو بتایا تھا۔ اس کے بعد جب بچنے والا قید خانے کا ساتھی آپ کو دوبارہ مِلا تو یہ کہتے ہوئے ملا کہ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ۔ اے سچے یوسف! آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتا دیجیے۔

چنانچہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ خیر کی پیشین گوئیاں صداقت پر مبنی ہوتی ہیں۔

سراسر بھلائی

خیر کی پیشین گوئیاں بھلائی پر مبنی ہوتی ہے حضرت یوسفؑ نے بادشاہ وقت کو خواب کی تعبیر، بھلائی اور اس کی منصوبہ بندی واضح کر دی۔ نور العرفان میں ہے نبی دنیاوی اور دینی تمام رازوں سے خبر دار ہوتے ہیں۔ کیونکہ یوسف علیہ السلام نے کاشت کاری کا ایسا قاعدہ بیان فرمایا جو کامل کاشت کار کو ہی معلوم ہوتا ہے۔[10]

> عبد الرحمٰن کیلانی فرماتے ہیں یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر اور مصیبت کا ساتھ ہی علاج بھی تجویز فرمادیا۔[11]
>
> عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی فرماتے ہیں کہ اس خواب کی تعبیر بتانے کے ساتھ شادابی کے سالوں کے دوران قحط سالی کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔[12] ڈاکٹر اسرار احمد نے بھی بھلائی کو واضح کیا ہے کہ خواب کی تعبیر اور مسئلے کی تدبیر بھی بتادی۔

خیر کی قرآنی پیشن گوئیوں کے نتائج

انبیاء کرام علیہم السّلام کو خیر کی پیشین گوئیوں کی تبلیغ کرنے پر انہیں جادو گر کہا گیا۔

CC BY

حضرت آدم علیہ السّلام اور قیامت کے متعلق قرآنی پیشین گوئیاں

حضرت آدم علیہ السّلام کو اللہ کریم نے آزمائش میں مبتلا کیا اور فرمایا کہ اس گندم کے درخت کے علاوہ باقی تمام پھل کھاؤ یہ گندم کا پھل نہ کھانے کی طرف متنبہ کرنا اللہ کی طرف سے خیر کی پیشین گوئی تھی چنانچہ حضرت آدم علیہ السّلام نے شیطان کے وسوسے میں آ کر گندم کا دانہ کھا لیا۔ اللہ نے اُن کو اور اُن کی بیوی کو جنت سے نکال دیا۔ اللہ نے پہلے اُن دونوں کو جدا رکھا پھر توبہ کے کلمات سکھائے اور اُن کی توبہ قبول کر لی اور اُن کو کہا کہ قیامت تک جس کا وقت مُقرر ہے اُس وقت تک فائدہ اُٹھالو ۔ جس نے میری ہدایت کی پیروی کی انھیں نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ بھی خیر کی پیشین گوئی ہے۔

حضرت نُوح علیہ السّلام پر جنون کا مرض کا الزام لگایا گیا

حضرت نُوح علیہ السّلام پر جنون کے مرض کا الزام لگایا جب انبیاء کرام مختلف قیامت کی پیشین گوئیوں کے بارے میں ڈراتے تھے تو ان کفر کرنے والوں کو اُن کی باتوں کی سمجھ میں نہیں آتی تھی وہ شر کی پیشین گوئیوں پر عمل کر لیتے مگر خیر کی پیشین گوئیوں کو ردّ کر دیتے۔

حضرت صالح علیہ السّلام پر جادو گر ہونے کی تہمت لگانا

حضرت صالح علیہ السّلام نے جب اپنی قوم کو قیامت کی پیشین گوئیوں اور نشانیوں کے بارے میں بتایا تو ان لوگوں نے خیر کی پیشین گوئیوں کو ردّ کر دیا اور شر کی پیشین گوئیوں پر عمل کر لیا تو اللہ نے ان کو شدید عذاب سے دوچار کیا۔

حضرت ھود علیہ السّلام پر مجنون ہونے کی تہمت لگانا

حضرت ھود علیہ السّلام پر بھی ان کی قوم نے مجنوں ہونے کا الزام لگایا گیا۔ ارشاد ربانی ہے

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ 13

”ہم تو یہی کہیں گے کہ مبتلا کر دیا تجھے ہمارے کسی خدا نے دماغی خلل میں۔ ہودؑ نے کہا میں گواہ بناتا ہوں اللہ تعالٰی کو اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں بیزار ہوں ان بتوں سے جنھیں تم شریک ٹھیراتے ہو۔“

شعیب علیہ السّلام پر جادو گر ہونے کی تہمت لگانا:

شعیبؑ پر جادو گر ہونے الزام لگایا۔ ان کی خیر کی پیشین گوئیوں کو ردّ کیا گیا۔ کفار مختلف گناہوں کے مرتکب رہے۔[14]

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارُون علیہما السّلام پر جادو گر ہونے کی تہمت لگانا

اللہ کریم موسیٰ علیہ السلام کی مثال دے کر نبی کریم ﷺ کی ڈھارس بندھائی۔ قوم موسیٰ کی طرح مشرکین مکہ شر پھیلانے والے بھی آپ ﷺ کو جادو گر کہتے ہیں آپ ﷺ سے پہلے تمام نبیوں کو جادو گر کہہ چکے ہیں ان لوگوں نے ہمیشہ ناکام ہی ہونا ہے اور کبھی بھی کامیاب نہیں ہونا اور جو جادو کرتے ہیں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔[15]

CC BY

اسی طرح سُورۃ الاعراف[16]، سُورۃ یُونس[17]، سُورۃ الاسراء[18]، سُورۃ طٰہٰ[19]، سُورۃ الشعراء[20]، سُورۃ القصص[21]، سُورۃ غافر[22]، اور سُورۃ الزخرف[23] میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر جادو گر ہونے کی تہمت لگانے کا ذکر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر جادو گر ہونے کی تہمت لگانا:

انبیاء کرام علیہم السّلام کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر بھی جادو گر ہونے کا الزام لگایا گیا حالانکہ جادوگر شر کی پیشین گوئیاں کرتے ہیں جبکہ اللہ کی طرف سے انبیاء کرام علیہم السّلام خیر کی پیشین گوئیاں کرتے ہیں جس سے اللہ کی خلقت کو فائد پہنچے سُورۃ المائدہ میں میں فرمایا گیا ہے۔[24]

رسول کریم حضرت محمد ﷺ پر جادو گر ہونے کی تہمت لگانا:

ہمارے پیارے کریم آقا ﷺ کو صادق و امین کہنے والوں کو جب ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی گئی تو وہ آپ ﷺ کے دُشمن ہو گئے اور آپ ﷺ کو مختلف تکالیف دینے لگے چنانچہ وہ آپ ﷺ کو جادو گر کہتے کبھی یہ کلمات ادا کرتے کہ ان پر کسی نے جادو کر دیا ہے اور اُس جادو کی وجہ سے یہ ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں اللہ کریم نے اس کی نفی کی ہے اور ان کو یہ جواب دیا ہے کہ آپ ﷺ میرے آخری نبی اور رسول ہیں جیسے پہلے انبیاء کو مبعوث فرماتا رہا ہوں اِسی طرح میں نے اپنے آخری رسول کو مبعوث فرمایا ہے یہ جادو گر نہیں ہے اور نہ ہی ان پر کسی نے جادو کیا ہے۔ شر ور کی پیشین گوئیاں کرنے والے ہی اپنے جادو کے زور پر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں میرے پیارے رسول ﷺ تمہارے اندر کفر کی غلاظت کو ختم کر کے تم کو پاک اور صاف کرتے ہیں۔

شر کے متعلق قرآنی پیشن گوئیوں کے نتائج

قرآن حکیم کی آیات بینات میں شیطانی شرور کی پیشن گوئیوں کو واضح کرتے ہوئے کفار کو نتائج، برے انجام اور سخت ترین عذاب الٰہی سے متنبہ کیا

شرور کی پیشین گوئیوں سے منسلک حقیقت

یہ جادو گر بغیر اللہ کے ارادہ کے اپنے جادو سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے صرف اُن لوگوں کو ہی ضرر پہنچتا ہے جو اللہ کے دین پر عمل نہیں کرتے۔ جادو کی حقیقت کے بارے میں اُسورۃ البقرۃ اللہ جل مجدہ نے فرمایا:

> ”اور پیروی کرنے لگے اس کی جو پڑھا کرتے تھے شیطان، سلیمان (علیہ السلام) کے عہد حکومت میں، حالانکہ سلیمانؑ نے کوئی کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے ہی کفر کیا، سکھایا کرتے تھے لوگوں کو جادو، نیز وہ بھی جو اتارا گیا دو فرشتوں پر (شہر) بابل میں (جن کے نام) ہاروت اور ماروت تھے اور (کچھ) نہ سکھاتے تھے وہ دونوں کسی کو جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں (ان پر عمل کر کے)، کفر مت کرنا، (اس کے باوجود) لوگ سیکھتے رہے ان دونوں سے وہ منتر۔۔۔[25]

سُورۃ طٰہٰ میں شرور کی پیشین گوئیوں سے منسلک کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے حضرت موسیٰؑ نے جادو گروں کو باخبر کیا۔

OPEN ACCESS
CC BY

"موسیٰ نے ان جادو گروں سے کہا کہ " ہائے تمہاری کمبختی اللہ پر جھوٹا بہتان نہ باندھو، کہ وہ تمہیں
عذاب سے فنا کر دے گا، اور جس نے جھوٹ گھڑا وہ نامراد رہا۔"[26]

قرآنی پیشین گوئیاں شیطان کی شر کے متعلق

اللہ کریم نے انسان کو مٹی سے بنایا اور مختلف انعام و اکرام کے ساتھ نوازتے ہوئے اس کے اندر اپنی رُوح پھونکی اور اس کو اشرف المخلوقات بنایا جب اس کی تخلیق مکمل ہو گئی تو اللہ نے تمام فرشتوں کے ساتھ شیطان کو حکم دیا کہ وہ سب سجدہ کر کے حضرت آدمؑ کے سامنے اپنے آپ کو جھکالیں سب نے سجدہ کیا مگر شیطان مردود نے تکبر میں آکر اس حکم کو نہ مانا اور سجدہ نہ کیا اللہ نے جب ابلیس شیطان سے پوچھا کہ تم نے کیوں سجدہ نہیں کیا تو اُس نے کہا مجھے آپ نے آگ سے پیدا کیا ہے اور انسان کو سڑی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے میں انسان سے افضل پیدا کیا گیا ہوں جیسے مٹی سے افضل آگ ہے۔ اللہ کریم نے شیطان کو کہا کہ تو نے میری حکم عدولی کی اس لیے تو آج سے مردود ہے قیامت تک میری لعنت تجھ پر پڑتی رہے گی تو نکل جا اس جنت سے تیرا ٹھکانا اب دوزخ ہے وہیں رہے گا چنانچہ شیطان نے اللہ کریم سے دوزخ کے عذاب سے قیامت کے آنے کے دن تک مہلت مانگ لی اور کہا مجھے قیامت تک مہلت دیجئے اور دوزخ کا عذاب قیامت کے آنے کے بعد دے دیجئے چنانچہ اللہ نے جب شیطان مردود کو مہلت دے دی تو اُس وقت شیطان نے اللہ کے سامنے شرور کی پیشین گوئیاں کی کہ میں اس انسان کو تیرا وفادار نہیں رہنے دُوں گا میں اس تاک میں بیٹھوں گا کہ اس انسان کو گمراہ کر کے تیری عبادت سے دُور کر دُوں گا اس انسان کو تیرا شُکر گزار نہیں رہنے دُوں گا مگر تیرے بندے میری پہنچ سے دُور ہوں گے۔ اللہ رب الارباب نے قرآن حکیم کی سُورۃ النساء میں شیطان کی شرور سے متعلق پیشین گوئیوں کو واضح کیا۔[27]

اللہ واحد و قہار نے قرآن حکیم کی سُورۃ الاعراف کی آیات میں انہی شرور کی پیشین گوئیوں اور شیطان کی سرکشی کے متعلق فرمایا

> کہنے لگا اس وجہ سے کہ تو نے مجھے (اپنی رحمت سے) مایوس کر دیا میں ضرور تاک میں بیٹھوں گا ان (کو گمراہ کرنے) کے لیے تیرے سیدھے راستہ پر۔ پھر میں ضرور آؤں گا ان کے پاس (بہکانے کے لیے) ان کے آگے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں اور بائیں سے اور تو نہ پائے گا ان میں سے اکثر شکر گزار۔[28]

اللہ وحدہ لاشریک نے قرآن حکیم میں دی گئی سُورۃ الحجر میں شیطان کی شر کے متعلق نے فرمایا کہ

> "اس نے کہا خدایا! چونکہ تو نے مجھ پر (نجات و سعادت کی) راہ بند کر دی تو اب میں ضرور ایسا کروں گا کہ زمین میں ان کے لیے (جھوٹی) خوشنمائیاں بنا دوں اور (راہ حق سے) گمراہ کروں۔ ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہوں گے (میں جانتا ہوں) میرے بہکانے میں آنے والے نہیں۔"[29]

سُورۃ الاسراء میں اللہ جبار و قہار نے فرمایا کہ

OPEN ACCESS
CC BY

”اور یاد کرو جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم (علیہ السلام) کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے کہا کیا میں سجدہ کروں اس (آدم) کو جس کو تو نے کیچڑ سے پیدا کیا ہے۔ اس نے کہا مجھے بتا یہ (آدم) جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے (اس کی وجہ کیا ہے؟) اگر تم مجھے مہلت دے روز قیامت تک تو جڑ سے اکھیڑ پھینکوں گا اس کی اولاد کو سوائے چند افراد کے۔“[30]

اللہ جبار و قہار کو شیطان نے اپنی شر والی پیشین گوئیوں سے کہا کہ

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ 31

”کہنے لگا تیری عزت کی قسم! میں ضرور گمراہ کر دوں گا ان سب کو۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں ان میں سے تو نے چُن لیا ہے“

خیر کی پیشین گوئیاں شیطان کے شر کے جواب میں

اللہ جلیل الشان نے شیطان کی پیشین گوئیوں کے جواب میں کہا کہ شیطان مردود کی جو پیروی کرے گا اس کا ٹھکانا دُنیا و آخرت میں جہنم ہو گا شیطان کی طرح ان کو دوزخ کے نچلے درجہ میں رکھا جائے گا ان سب سے جہنم کو بھر دُوں گا اور پھر اُس سے نکلنے کی جگہ کہیں نہ پائیں گے۔ اللہ رفیع الشان کی یہ پیشین گوئیاں عدل و انصاف کے تقاضے کے پیش نظر شر کے مُقابلے میں خیر کی پیشین گوئیاں ہیں کیونکہ اس سے شر کو ختم کیا جاتا ہے اور خیر کو عام کیا جاتا ہے اور عدل و انصاف کو نافذ کیا جاتا ہے۔ اللہ عظیم الشان قرآن مجید کی سُورۃ النساء میں خیر کی پیشین گوئیوں کو واضح کرتے ہوئے شیطان کی شر ور والی پیشین گوئیوں کے جواب دیا

”شیطان (جھوٹے) وعدے کرتا ہے ان سے اور (غلط) اُمیدیں دلاتا ہے انھیں اور نہیں وعدہ کرتا ان سے شیطان مگر فریب کا۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور نہ پائیں گے اس سے نکلنے کی جگہ۔“[32]

اللہ تعالٰی سُورۃ الاعراف میں خیر کی پیشین گوئیوں کے ذریعے شیطان کو رسوا کرتے ہوئے فرمایا

”فرمایا نکل جا یہاں سے ذلیل (اور) راندہ ہوا جس کیسی نے پیروی کی تیری ان سے تو یقیناً میں بھر دوں گا جہنم کو تم سب سے“[33]

اللہ نے خیر کی پیشین گوئیوں سے شیطانی شر ور کے نتائج کو عیاں فرمادیا

”للہ تعالٰی نے فرمایا یہ سیدھا راستہ ہے جو میری طرف آتا ہے۔ بیشک میرے بندوں پر تیرا کوئی بس نہیں چلتا۔ مگر وہ جو تیری پیروی کرتے ہیں گمراہوں میں سے۔ اور بیشک جہنم وعدہ کی جگہ ہے ان سب کے لیے۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصّہ مخصوص ہے۔“[34]

خلاصہ کلام:

CC BY

بلاشبہ قرآنی پیشین گوئیاں وہ قیمتی موتی ہیں جس سے خیر یعنی شاہراہ حیات پر کامیابی کا سفر طے کرنے کے بہترین اصول ملتے ہیں اور شر سے بچنے کی تلقین اور عمدہ رہنمائی ملتی ہے اور خیر اپنانے، پھیلانے کے دارین میں شاندار ثمرات و نتائج ملتے ہیں۔ بلاشبہ شر اپنانے کے نتائج دنیاوآخرت میں ذلت ورسوائی ہے۔ شیطان مردود کی جو پیروی کرے گا اس کا ٹھکانا دُنیاو آخرت میں جہنم ہو گا شیطان کی طرح ان کو دوزخ کے نچلے درجہ میں رکھا جائے گا۔ اللہ کریم کی یہ پیشین گوئیاں عدل وانصاف کے تقاضے کے پیش نظر شر کے مُقابلے میں خیر کی پیشین گوئیاں ہیں کیونکہ اس سے شر کو ختم کیا جاتا ہے اور خیر کو عام کیا جاتا ہے۔ خیر جس سے سب مرغوب ہوں اور شر وہ جس سے سب کراہت محسوس کریں۔ خیر جس کے چشمہ ومنبع نور سے مخلوق فیض یاب ہو جبکہ شر جس سے ظلم وشرک کی چنگاڑیاں اڑیں، آفات وبلیات برپا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے خیر کی رہنمائی فرماتے ہوئے شر سے بچنے کی تلقین کی۔ اس تلقین کے لیے انسانوں میں اشرف ہستیوں کا انتخاب فرمایا انہی افضل ہستیوں میں انبیاء کرام اور رسل عظام سے ترویج خیر اور شر کی بیخ کنی کا کام لیا۔ قرآنی پیشینئن گوئیوں میں منبع نور ہستیوں انبیاء کرام علیہم السلام سے اللہ کریم نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے خیر و حق کے چشمے جاری فرمائے، اور شر وباطل کے دروازے وراستے کے بارے میں باخبر کیا۔ یقیناً قرآنی پیشین گوئیاں یقیناً حقیقت وصداقت پر مبنی ہیں۔ اللہ نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 88، سورۃ ہود کی آیت نمبر 13، سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر 23 سے واضح کیا ہے کہ اسی نے قرآن حکیم کو نازل فرمایا ہے اور تمام انسانوں اور جنوں کو قیامت تک کے لیے چیلنج دیا ہے اگر تم کو اس کلام میں شک وشبہ ہے تو اس جیسی دس سورتیں، ایک سورۃ، ایک آیت اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر بنالاؤ۔ نبوت کا سب سے اہم فریضہ امت کی راہنمائی کے لیے خیر و شر سے آگاہ کرنا ہے لیکن خاتم الانبیاء ﷺ کا اعزاز یہ ہے کہ سلسلہ انبیاء کی آخری لڑی ہونے کے ناطے قیامت تک کے لئے خیر و شر کے جتنے واقعات رونما ہوں گے اُن کی تفصیلات پیش گوئیوں کی صورت میں ارشاد فرمادیں۔ ہر نبی اپنی امت کے بارے میں پیش گوئی کرنا فریضہ دعوت سمجھتا رہا۔ سید المرسلین ﷺ نے اسی فریضہ دعوت کو پیشین گوئیوں کی صورت میں امت کی راہنمائی کے لئے احسن طریق پر ایک لائحہ عمل دے دیا جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مشعل راہ ثابت ہوا۔ عصر حاضر پر اگر طائرانہ نظر ڈالیں تو تمام واقعات ان پیش گوئیوں کے عین مطابق ہیں اور یہی قرآنی پیشین گوئیوں اور نگاہ نبوت ﷺ کا اعجاز ہے جو زمان و مکاں کی حدود سے ماوراہے یہ روشنی ہر خطے ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے ہے۔ بالخصوص اُمت مسلمہ کی دعوتِ دین کے لئے موثر حکمتِ عملی کی بنیاد یہی بصائر وعبر ہیں۔

حوالہ جات

1معجم کبیر للطبرانی، معارف الحدیث، ج:۸،ص:۹۳

2اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور: دانش گاہ پنجاب، ۱۹۷۱، ۵/ ۷۳۸،

OPEN ACCESS
CC BY

3فرہنگ آصفیہ، سید احمد دہلوی، لاہور: مکتبہ حسن، س ۔ ن، ۱/ ۵۷۶، فیروز اللغات فارسی، الحاج مولوی فیروز الدین، لاہور: فیروز سنز، ۱۹۵۲، ص: ۲۱۳،

4فرہنگ آموز گاہ، حبیب اللہ آموز گاہ تہران: معرفت ، ۱۷۴، ۱۳۳۲ھ

5القاموس العصری، الیاس انطون الیاس، القاہرہ: المطبعۃ العصریہ، ۹۵۳ھ، ص: ۵۶۳

6القرآن، آلِ عمران، 3:110

7تفسیر تفہیم القرآن، مولانا مودودی، تفسیر سورۃ الفلق آیت نمبر ۲

8تفسیر فیوض القرآن، ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی، تفسیر سورۃ الفلق آیت نمبر ۲

9تفسیر حقانی:ابو محمد عبد الحق حقانی، تفسیر سُورۃ یوسف آیات 36-37

10تفسیر نور العرفان، تفسیر سُورۃ یوسف آیات 49-43

11تفسیر تیسیر القرآن:مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، تفسیر سُورۃ یوسف آیات 49-43

12تفسیر السعدی:عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی، تفسیر سُورۃ یوسف آیات 49-43

13القرآن، ہود، 11:54

14القرآن، الشعراء، 26:176-191

15القرآن، الاعراف، 7 : 109-122

16القرآن، الاعراف، 7 : 132-137

17القرآن، یونس، 10 : 76-77

18القرآن، الاسراء، 17:101

19القرآن، طٰہٰ، 20:63

20القرآن، الشعراء، 26: 30-49

21القرآن، القصص، 28:36

22القرآن، غافر، 40:24

23القرآن، الزخرف، 43:49

24القرآن، المآئدہ، 5:110

25القرآن، البقرۃ، 2:102

26 القرآن، طٰہٰ، 20:61

27القرآن، النساء، 4: 116-119

28القرآن، الاعراف، 7: 16-17

29القرآن، الحجر، 15: 39-40

30القرآن، الاسراء، 17: 61-62

31القرآن، صٓ، 38: 82-83

32القرآن، النساء، 4: 120-121

33القرآن، الاعراف، 7:18

34القرآن، الحجر، 15: 41-44

OPEN ACCESS